بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸

الفضل ایک نبی پہ ہو تا ہے کہ فرشتے کس کی آواز پہ کیا سینے

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم دوشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کاربنکل کی تکلیف سے آرام ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو چند روز حرارت رہی۔ اب آرام ہے البتہ نقاہت باقی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

جلد ۳۴ | ۱۴ ماہ اخاء ۱۳۲۵ھش | ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴۰

[illegible] زندگی کے نقصان اور اسلامی تعلیم کی فضیلت

...کے سوا دنیا کے بڑے مذاہب ہندو دھرم اور عیسائیت میں رہبانیت یعنی تجرد کی زندگی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور جو لوگ اسے اختیار کریں۔ ان کا درجہ دنیوی اور مذہبی لحاظ سے بہت اعلیٰ اور بلند سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ رستہ (جو فطرت صحیحہ اور منشائے قدرت کے صریح خلاف ہے) اختیار کرنے والوں کی عام طور پر عملی زندگی صدیوں سے نہایت عبرت ناک سبق اور شرمناک نتائج پیش کرتی چلی آرہی ہے۔ اور ان کے عمل پکار پکار کر کہتے ہیں کہ

درازدستی ایں کوتاہ آستیناں بیں

لیکن پھر بھی ان کے پیرو یہی سمجھتے ہیں کہ مرد و عورت کے لئے مجردانہ زندگی بسر کرنا بہت بڑی نیکی اور خدا شناسی کا ذریعہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ اس طرح انسان کو اچھی صحت اور لمبی عمر حاصل ہو سکتی ہے۔

مثلاً بانیٔ آریہ سماج پنڈت دیانند جی نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں ویدوں کے حوالوں سے برہم چریہ (تجرد) کے بڑے فوائد بیان کئے ہیں۔ اور برہم چاری (مجرد) کی بڑی تعریف کی ہے۔ اپنی ایک مقدس مذہبی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس کا ترجمہ یہ پیش کیا ہے۔ کہ

"اے لوگو تم سکھ کو اس طرح پھیلاؤ کہ میں برہم چریہ کو نہ گراؤں۔ اور ۴۴ سال کے بعد گرہستھ آشرم (خانہ داری) اختیار کروں۔ کیونکہ اس طرح میں فی الواقعہ امراض سے بچا رہونگا۔ اور میری عمر ۷۰۔ ۸۰ سال کی ہوگی"
(ستیارتھ صفحہ ۵۱)

لیکن اسے بہت ادنےٰ درجہ کا برہم چریہ قرار دیتے ہوئے لکھا۔ اس سے اعلیٰ قسم کا یہ پیش کیا ہے۔ کہ

"اتالیق اور ماں۔ باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کے لئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اس طور کی نصیحت کریں۔ کہ بچے از خود اکھنڈ (لاتزلزل) برہم چریہ رکھ کر اور تیسرا اعلیٰ درجہ کا برہم چریہ کر مکمل یعنی چار سو سال تک عمر کو بڑھائیں۔ اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ تم بھی ویسے ہی ترقی اسکو دو"

پنڈت جی نے اس سلسلہ میں آخری یہ بیان کی ہے۔ کہ

"۴۸ سال سے آگے مرد اور ۲۴ سال سے آگے عورت کو برہم چریہ نہ رکھنا چاہئے۔ لیکن یہ قاعدہ شادی کرنے والے مرد اور عورتوں کا ہے۔ اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں نہ مرتے تک برہم چاری رہ سکیں تو اچھا ہے کہ رہیں۔ مگر یہ کام فاضل اجل۔ غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے"
(ستیارتھ صفحہ ۵۲)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ وید کے رو سے عورت مرد کا ساری عمر مجرد رہنا بہت بڑا کارنامہ قرار دیا ہے۔ لیکن جو یہ اعلیٰ درجہ حاصل نہ کر سکے۔ اس کا ۴۸ سال تک مجرد رہنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ امراض سے محفوظ رہ کر چار سو سال تک انسان عمر پا سکتا ہے۔ مگر نتیجہ یہ ہے کہ ایسے برہم چاری تو ہندوؤں میں بہت ہوئے۔ جنہوں نے ساری عمر مجرد رہنے کا ادعا کیا۔ پنڈت دیانند جی بھی انہی

اھلاً وسھلاً ومرحباً

انگلستان کے کامیاب اور مجسم ایثار مبلغ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

کی

دس سال کے بعد واپسی

احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کے شایان شان مخلصانہ استقبال کرنے کیلئے تیار

الحمد للہ آج ہم احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنانے کے قابل ہو سکے ہیں کہ مکرم محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن اور انگلستان کے کامیاب مبلغ جن کی ملاقات کا ہم کئی روز سے بے تابی کے ساتھ شدید انتظار کر رہے تھے۔ لاہور پہنچ چکے ہیں۔ اور کل بروز سہ شنبہ قادیان پہنچینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کی شان کے شایان استقبال کرنے اور اھلاً وسھلاً و مرحباً کہنے اور انکی ملاقات کی فرصت حاصل کرنے کیلئے قبل از وقت مقام استقبال پر پہنچ جائیں۔ تاکہ منتظمین ملاقات کرانے کا انتظام سہولت اور آسانی کے ساتھ کر سکیں ؛

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

سے تھے مگر کسی کو آج تک چار سو سال کی عمر نصیب نہ ہوئی۔ اس سے یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یا تو الکھنڈ برہم چریہ ممکن ہی نہیں۔ یا اس میں چار سو سال کی عمر تک پہنچنے کی طاقت ہی نہیں۔ مؤخر الذکر امر کو درست ماننا ہی محفوظ طریق ہے۔

اور نئی تحقیقات سے بھی یہی ثابت ہے چنانچہ اخبار رشیر پنجاب ۲ ر اکتوبر میں ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"نفسیات میں دلچسپی رکھنے والوں کا تجربہ ہے کہ برہم چاریوں کی نسبت شادی شدہ لوگ زیادہ عمریں پاتے ہیں۔ اور یہ خیال غلط نکلا ہے۔ کہ مجرد عورتوں اور مردوں کی عمریں شادی شدہ مرد اور عورتوں کی عمروں سے طویل ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اب تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ شادی شدہ مرد اور عورتیں جب بوڑھے ہو کر رنڈوے اور بیوہ ہو جاتے ہیں اور پھر شادی کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ تو وہ جلد مرتے ہیں"۔

اس سلسلہ میں جو مثالیں پیش کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:۔

"ایک شخص نے ایک سو بارہ سال تک کی عمر میں دس شادیاں کیں۔ آخری شادی اس نے ۱۰۵ سال کی عمر میں کی۔ سات سال بعد اس کی آخری بیوی مرگئی۔ اور پھر زیادہ معمر ہو جانے کے باعث اسے کوئی رفیقہ حیات نہ مل سکی۔ اور تنہائی کی زندگی کی مصیبت ناک حالت کا مقابلہ نہ کر سکنے کے باعث وہ پانچ سال کے بعد مر گیا۔

ایک اور شخص نے ۱۲۰ سال تک عمر پائی۔ اس کی آخری رفیقہ حیات ۱۱۸ سال کی عمر میں اس سے بچھڑ گئی۔ جس سے اس کی زندگی کی دلچسپیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ نئی بیوی اسے اس عمر میں نہ مل سکی۔ اس لئے تنہائیوں کے صدموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گیا"۔

اس تحقیقات نے ثابت کر دیا۔ کہ اس بارے میں اسلام نے جو تعلیم دی ہے۔ وہی مفید اور فطرت کے مطابق ہے۔ اسلام نے رہبانیت کو ناپسند کیا ہے۔ اور اسے لوگوں کا خود ایجاد کردہ غلط طریق قرار دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں شادی کرنا صحت اور تقویٰ دونوں کے لحاظ سے ضروری ٹھہرایا ہے۔ یہ بھی اسلامی تعلیم کی فضیلت اور اس کے مکمل ہونے کا ایک اور ثبوت ہے۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کا خیر مقدم

اے جلال الدین فاضل اے فقیہہ نکتہ داں
تیری خوش بختی پہ خوش ہو کیوں نہ ہر پیر و جواں
آنے والے تجھ پہ ہوں اللہ کے صدہا سلام
خواجۂ یثرب رسولِ پاک کے مخلص غلام
تیری تبلیغی مساعی اس قدر ہیں شاندار
کارزارِ کفر میں ہرگز نہ باطل سے دبا
زیر تجھ کو کر سکے ہرگز نہ طاغوتی تبر
روز و شب تو چھاؤں میں تلوار کی کھیلا کیا
بیوی بچوں سے رہا دس سال تک بالکل جدا
جا کے پھیلائیں جو ہر سو دین حق آئین کو
ہے یہی اللہ سے میری دعا اب بار بار
تیرے اوپر رات دن اللہ کا سایہ رہے

اے مجاہد دینِ حق کے اے خطیب خوش بیاں
اے گلِ باغِ مسیح و مہدیٔ آخر زماں
اے مکرم محترم لندن کی مسجد کے امام
مرحبا صد مرحبا اے بندۂ عالی مقام
کیوں نہ خالد کا لقب دے تجھ کو ہر ایماندار
اے پرستارِ صداقت داعیٔ حق مرحبا
حق کی خاطر تو رہا میدان میں سینہ سپر
دین کی خاطر ہزاروں سختیاں جھیلا کیا
آفریں صد آفریں شاباش اے مردِ خدا
تیرے جیسے غازیوں کی ہے ضرورت دین کو
تو عروسِ کامیابی سے سدا ہو ہمکنار
ابرِ رحمت تیرے گھر پر ہر گھڑی چھایا رہے

حافظ سلیم احمدؐ قادیان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مساعی دلی میں

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۸ ۔ یارک روڈ نئی دہلی)

۱۱ ر اکتوبر (بذریعہ ڈاک) کوٹھی نمبر ۸ یارک روڈ نئی دہلی کے وسیع صحن میں بدھ کی شام کو ساڑھے پانچ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک پبلک تقریر ہوئی۔ جس میں دعوتی رقعوں کے ذریعہ معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے کہ تقریر کا وقت مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ ملازم پیشہ لوگوں کو دفتر سے فارغ ہوتے ہی آنا پڑتا تھا۔ اندازاً چھ سو غیر احمدی اور غیر مسلم معززین تشریف لائے۔ اور آخر وقت تک بیٹھ کر نہایت سکون اور توجہ کے ساتھ حضور کی تقریر کو سنا۔ احمدی سامعین اس تعداد کے علاوہ تھے۔ تقریر کے اختتام پر جو نماز کا وقت ہو جانے پر جلد ختم کر دینی پڑی۔ بعض غیر احمدی معززین یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ افسوس ہے کہ وقت تنگ ہونے کی وجہ سے تقریر کا مضمون جو نہایت علمی اور دلچسپ تھا ختم نہیں ہو سکا۔ جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ تقریر کا موضوع یہ تھا کہ "دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے"۔ نماز کے بعد نیز دوسرے دن بعض معززین نے تقریر سے متعلقہ مضمون پر حضور سے بعض سوالات کئے۔ اور تسلی پا کر واپس گئے۔ ۱۹۴۵ء کی تقریر کے مقابلہ پر جبکہ بعض دلی والوں نے اتنا ہنگامہ برپا کیا تھا۔ ۱۹۴۶ء کی تقریر نے ثابت کر دیا کہ اب خدا کے فضل سے اہلِ دہلی کے "قفل" کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔

مسلم لیگ اور کانگرس کی سیاسی گفت و شنید کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے سوالات اٹھ کر آخری مفاہمت کو التوا میں ڈال رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی نے اس سوال کے متعلق ایک فارمولا پیش کیا تھا۔ کہ کانگرس اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ لیگ جمہور مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت ہے۔ مگر کانگرس کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ کانگرسی مسلمانوں میں سے کسی کو اپنا نمائندہ بنائے۔ مسٹر جناح نے اس فارمولا کو منظور کر لیا تھا۔ مگر کانگرس کے بعض اربابِ حل و عقد اس پر معترض ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی خاص روک نہ پیدا ہو گئی۔ یا موجودہ روک نے زیادہ سخت صورت نہ اختیار کر لی۔ تو دو تین دن میں مفاہمت کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ احباب کو دعا کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ جمعرات کی صبح کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور پنڈت نہرو صاحب کی ملاقات ہوئی۔ حضور کا احساس ہے۔ کہ نہرو صاحب کچھ مشوش نظر آتے تھے۔ اس لئے گفتگو زیادہ مفصل نہیں ہوئی۔ ایک خط کے ذریعہ حضور نے ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال کی مساعی کی تعریف فرمائی ہے۔ اور انہیں تحریک کی ہے۔ کہ درمیانی روکوں کی وجہ سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ اور اپنی مخلصانہ مساعی کو جاری رکھیں۔ جس میں ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔

حضور نے نیورمبرگ کے فیصلہ پر اپنے لندن کے دار التبلیغ کو تار دیا تھا۔ کہ حکومت سے درخواست کر کے اس بات کی کوشش کریں۔ کہ جن جرمن لیڈروں کو موت کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ ان سے ملاقات کی اجازت مل جائے اور پھر اجازت ملنے پر ان کے سامنے اسلام پیش کریں۔ تا مرنے سے پہلے ان کی روحوں کو ابدی سلامتی حاصل ہو سکے۔ مگر افسوس ہے کہ امریکن حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن قادیان

کمیشن کے اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کے سلسلہ میں جن امیدواروں کی درخواستیں نظارت علیا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے امتحان ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوگا۔ تمام وہ امیدوار جنہوں نے ملازمت کے لئے درخواستیں بھیجی ہیں۔ وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ اور اپنے اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ جنہوں نے پہلے درخواستیں نہیں بھیجیں۔ وہ اپنی درخواستیں ہمراہ لیتے آویں۔ ان کو بھی امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ خاکسار سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن۔

دہلی میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب وعشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو گفتگو فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب

فرمایا۔ مدت کی بات ہے ایک دفعہ اخبار میں میں نے یہ خبر پڑھی۔ کہ ایک عورت بیمار ہو گئی۔ یا اسے کسی چیز نے کاٹ کھایا ان دونوں میں سے کسی وجہ سے رات اس کی موت واقع ہو گئی۔ وہ اکیلی رہتی تھی۔ صرف دو تین برس کا اس کا ایک بچہ تھا۔ صبح جب دیر تک اس کا دروازہ نہ کھلا۔ تو ہمسایوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ مگر وہ اندر سے بند تھا اور کوئی جواب نہ ملتا تھا آخر ان کو شک گزرا۔ دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ عورت مری پڑی ہے۔ اور اس کا بچہ لاش سے کھیل رہا ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ میری ماں مجھ سے مذاق کر رہی ہے۔ اور جب سادھے لیٹی ہے۔ اس لئے کبھی اسے گدگدیاں کرتا کبھی اسے مارتا۔ یہ نظارہ بڑا دردناک تھا یہ ایک خبر تھی جو اخبارات میں چھپی۔ لیکن اس میں اس زمانہ کے مسلمانوں کے لئے ایک سبق ہے۔ بالکل یہی کیفیت آجکل مسلمانوں کی ہے۔ گو اسلام مذہب کے لحاظ سے نہیں مرا۔ لیکن نظام کے لحاظ سے مسلمان ایک مردہ لاش سے ہی کھیل رہے ہیں۔ نہ وہ پہلے کا سا دبدبہ ہے۔ نہ شوکت ہے نہ اثر و نفوذ ہے۔ نہ شکلوں سے اسلام ظاہر ہوتا ہے۔ نہ قلوب میں اسکا کچھ اثر ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے۔ مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب۔ یعنی جو حقیقی مسلمان تھے وہ تو اب مر چکے ہیں۔ اور اسلام کی حقیقت صرف کتابوں میں لکھی ہوئی رہ گئی ہے۔ لیکن باوجود اس حالت کے مسلمان اپنے خیال میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم میں جتھہ اور طاقت قائم ہے۔ اور جوش کے وقت چودہ طبق الٹ دینے کی دھمکیاں دینے میں بھی تامل نہیں کرتے۔ حالانکہ چودہ طبق چھوڑ وہ تو اس وقت ایک مکان الٹانے کی بھی ہمت نہیں رکھتے۔ طاقت قوت اور ترقی کے کوئی بھی آثار ان میں نہیں پائے جاتے۔ صرف جوش اور تہور پایا جاتا ہے۔ لیکن خالی جوش کس کام کا جبکہ وہ تمام باتیں ان میں سے جاتی رہیں جن پر انہیں ناز تھا۔ آج کروڑوں کروڑ مسلمان اس حالت میں مبتلا ہیں۔ نہ ان میں تنظیم ہے نہ ایک مرکز ہے۔ نہ کوئی رعب ہے۔ لیکن باوجود اسکے ان میں بیدار ہونے کا احساس نہیں لوگ بنگال کے قحط کو روتے ہیں۔ حالانکہ یہ بہت زیادہ دردناک اور رونے کا مقام ہے۔ کہ کروڑوں افراد کی ایک قوم کی قوم پر جمود طاری ہے۔ ان کی حالت بالکل ایسی ہے۔ جیسے سمندر کے درمیان جہاز کا لنگر ٹوٹ جائے۔ اور سوار ہونے والوں کو احساس تک نہ ہو۔ اور وہ گانے اور خوشیاں منانے میں مصروف ہوں۔ بالکل اسی طرح مسلمانوں میں بھی اپنی حالت کے بدلنے کا کچھ احساس نہیں۔ اگر کچھ احساس پیدا ہوتا بھی ہے۔ تو وہ مایوسی کا احساس ہے۔

کہتے ہیں کہ مصیبت اور تکلیف اختلافات مٹا کر اتحاد پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک کوے اور کبوتر کو اکٹھا بیٹھے دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ کہ ان میں کیا جوڑ ہے۔ لیکن میری حیرانی دور ہو گئی۔ جب میں نے دیکھا کہ دونوں لنگڑے تھے۔ گویا لنگڑے پن نے ان کو اکٹھا کر دیا۔ لیکن مسلمان مصیبت کے وقت بھی تو اکٹھے نہیں ہوتے۔ ہر ملک میں اسلام مصیبت زدہ ہے۔ ایران۔ ٹرکی۔ افغانستان ہندوستان۔ انڈونیشیا غرض ہر جگہ مسلمانوں پر مصیبتیں آ رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک دوسرے سے ہمدردی کا ان میں احساس پیدا نہیں ہوتا۔ سب اپنی اپنی فکروں میں پڑے ہیں۔ اس کے بالمقابل یورپ میں ایک ملک کو دوسرے ملک سے بے شمار رقابتیں ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کے مقابلے میں وہ ایک ہو جاتے ہیں۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے لیکن جب کسی اسلامی علاقہ کو تقسیم کرنے کا سوال ہو۔ تو سب ایک ہو جاتے ہیں۔ اس کی تو بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی۔ کہ یورپ کے کسی ملک نے یورپ کا کوئی حصہ کاٹ کر کسی اسلامی حکومت کو دے دیا ہو۔ ایک دفعہ ٹرکی نے کچھ حصہ لیا تھا۔ لیکن وہ اپنے زور بازو سے لیا تھا۔ کامیابی میں بالعموم اختلاف بہت زیادہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور مصیبت اتحاد پیدا کر دیا کرتی ہے لیکن یورپ کامیابی کے باوجود مسلمانوں کے مقابلہ میں اتحاد کر لیتا ہے۔ اور مسلمان ہیں کہ اتنی مصیبتوں کے باوجود آپس میں متحد نہیں ہوتے۔ عرب حکومتوں میں یہودیوں کے متعلق کچھ اتحاد پیدا ہوا ہے۔ لیکن یہ بہت چھوٹا سا اتحاد ہے۔

جماعت احمدیہ میں تبلیغ کرنے کا جنون ہونا چاہیئے

غرض یہ ایک بڑی ہی تاریک حالت ہے جو مسلمانوں کے لئے پیدا ہو گئی ہے ہماری جماعت کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کتنی اہم اور کٹھن مشکلات ہمارے سامنے ہیں۔ ان مشکلات پر اسی صورت میں قابو پایا جا سکتا ہے۔ جبکہ ہماری جماعت کے اندر تبلیغ کرنے کا ایک جنون پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایک بڑی طاقت حاصل کرے۔ اس وقت ہندوستان میں مسلمان جو مطالبات پیش کر رہے ہیں۔ اگر وہ منظور بھی ہو جائیں بلکہ ان کے علاوہ بھی انہیں مزید حقوق حاصل ہو جائیں۔ تو بھی اسلام کا غلبہ قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اکثریت پھر بھی غیر مسلموں کی رہے گی۔ اختیارات ان کے ہی ہاتھ میں ہوں گے۔ اگر وہ کبھی مسلمانوں کے مفاد کی حمایت کرینگے۔ تو اپنی اغراض کی خاطر کرینگے۔ مسلمان اپنے تصرف سے اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے۔ جب تک اسلام کے غلبہ اور اسکی اشاعت کا احساس ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ احساس ابھی تک ذرہ بھر بھی ان کے اندر موجود نہیں ہے۔

ہماری جماعت بھی غیر قوموں میں تبلیغ کرنے میں بہت پیچھے ہے۔ حالانکہ اس وقت اسلام کی شوکت کا واحد طریق تبلیغ ہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر دو پہاڑوں کے درمیان جانوروں کا ایک گلہ ہو تو وہ اتنا قیمتی نہیں ہے۔ جتنا یہ امر قیمتی ہے کہ ایک روح کو ہلاکت سے بچا لیا جائے۔ گویا ایک شخص کو اسلام میں لانا بہت بڑی چیز ہے۔ اگر افغانستان۔ ٹرکی۔ اور دیگر اسلامی ممالک کے لوگ غیر مسلموں میں تبلیغ کرنا چاہیں تو انکو دوسرے ممالک میں جانا پڑیگا۔ لیکن یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں ایک ایسے ملک میں پیدا کیا ہے۔ کہ ہمارے دائیں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ اور بائیں بھی جنکو اسلام کی تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ ہمارے لئے اس معاملہ میں کوئی بھی دقت نہیں ہے۔ اگر ہم غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کریں۔ تو یہی اقوام جو آج اسلام کے لئے ایک خطرہ بنی ہوئی ہیں اسلام کی مددگار بن سکتی ہیں۔ اور اسلام کی شوکت کو بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہیں ایسا ضروری امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ خصوصاً شہروں میں رہنے والوں کو تو خاص طور پر اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے

پیشگوئی مصلح موعود کی قرآن مجید میں مثال

فرمایا۔ ایک دو دن ہوئے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی کوئی اور مثال اس وقت میرے ذہن میں موجود نہیں ہے۔ لیکن بعد میں مجھے خیال آیا کہ قرآن مجید میں حضرت لقمان کے بیٹے کا ذکر بھی بالکل مصلح موعود کی پیشگوئی کی طرح ہی کیا گیا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اس پیشگوئی کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے اس میں بھی قریباً وہ تمام حالات بیان کئے گئے ہیں۔ جو انبیاء کو پیش آتے ہیں لیکن ان کے بیٹے کا نام تک نہیں رکھا گیا۔ عجیب بات ہے کہ گزشتہ میں میں نے سب سے پہلی پبلک تقریر بھی سورۂ لقمان کے اسی رکوع کی تفسیر پر کی تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم نے انجمن تشحیذ الاذہان کی طرف سے ایک جلسہ کرنے کا انتظام کیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے پہلے تو منظور کر لیا۔ لیکن بعد میں اس جلسہ کو بعض وجوہ کی بناء پر اڑانے کی تجویز کی۔ اس وقت ہم نے اس امر کی اہمیت کو نہ سمجھا کہ بڑا جلسہ ہی اصل جلسہ ہوتا ہے۔ نوجوانی کی عمر میں ویسے جوش بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ہم نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ انجمن کے صدر تھے۔ ان کی طبیعت اس رنگ کی تھی۔ کہ بچوں کو ابھارنا چاہتے تھے۔ تاکہ ان میں زیادہ لیاقت پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ چلو میاں سمجھوتہ کر لو۔ تمہاری تقریر بڑے جلسہ میں ہی کرا دیتے ہیں میرے لئے بڑے جلسہ میں تقریر کرنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ مجھے کوئی مضمون نہ سوجھتا تھا۔ آخر میں نے قرآن مجید اس خیال سے اٹھایا کہ جو مقام بھی نکلے گا۔ میں اسی کے متعلق تقریر کر دوں گا۔ جب میں نے قرآن کریم کھولا۔ تو سورہ لقمان کا یہی رکوع نکل آیا۔ چنانچہ میں نے اسی رکوع پر تقریر کی۔ تقریر کے لئے میں جب کھڑا ہوا۔ تو آنکھوں کے آگے پردہ سا آگیا۔ میں نے آیات تو تلاوت کر لیں۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہیں۔ کہ کس طرح تقریر کی۔ اتنا یاد ہے۔ کہ پون گھنٹہ کی تقریر کے بعد جب میں بیٹھ گیا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے بہت سی تفسیریں سنی اور پڑھی ہیں۔ لیکن اس رکوع کی جو تفسیر اب سنی ہے۔ وہ میرے لئے بالکل نئی چیز ہے۔ میں نے اس وقت حضرت لقمان کے بیٹے کے متعلق پیشگوئی پر ہی تقریر کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ پیشگوئی اسی لئے بیان کی ہے۔ تا بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے ایک مثال پہلے ہی موجود ہو۔ اور ان کو معلوم ہو کہ ایک مقام یہ بھی ہوتا ہے۔ گویا قرآن مجید میں یہ پیشگوئی مصلح موعود کے لئے بطور ارہاص کے ہے۔ تاکہ لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

نمازیں جمع کرنے پر سنتیں

نئی دہلی ۸ر اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب و عشا حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور احباب کے مختلف استفسارات کا جواب دیتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

عرض کیا گیا۔ نمازیں جمع کرنے کی صورت میں سنتیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تو اس بات کے متعلق علماء میں اختلاف تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے ہم نے جو کچھ تواتر سے دیکھا ہے اور پوچھنے والوں کے جواب میں آپ نے ہمیشہ جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ نمازیں جمع کرنے کی صورت میں فرضوں سے پہلی سنتیں بھی اور بعد کی سنتیں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔

عرض کیا گیا۔ اگر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کی جائے۔ تو کیا پھر بھی سنتیں معاف ہیں۔

فرمایا۔ نماز جمعہ سے قبل جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ وہ دراصل جمعہ کے نفل ہیں۔ اور جمعہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس لئے نماز جمعہ سے قبل سنتیں بہر حال پڑھنی چاہئیں۔

سجدہ سہو

عرض کیا گیا۔ کیا نماز میں ہر غلطی پر سجدہ سہو ادا کرنا ضروری ہے۔

فرمایا۔ سجدۂ سہو اس غلطی کی بناء پر ہوتا ہے۔ جو قائم ہو جائے۔ مثلاً اگر ایک شخص نے پہلی رکعت کے سجدوں کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا تھا۔ لیکن غلطی سے وہ بیٹھ گیا۔ اس صورت میں اگر تشہد شروع کرنے سے پہلے اسے اپنی غلطی کا علم ہو گیا۔ اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تو نماز کے بعد اسے سجدہ سہو ادا نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر اسے اپنی غلطی کا احساس اس وقت ہوا۔ جبکہ اس نے تشہد پڑھنا شروع کر دیا۔ تو پھر اسے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ بیٹھے رہنا چاہیئے۔ اس صورت میں نماز کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا ضروری ہوگا۔ پس سجدہ سہو اسی صورت میں ہے۔ جبکہ کوئی غلطی ہو جائے۔ اور پھر وہ غلطی استحکام پکڑ جائے۔ اگر استحکام نہیں پکڑتی۔ اور اس غلطی کا احساس ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں اسے درست کر لینا چاہیئے۔ اور سجدہ سہو ادا نہیں کرنا چاہیئے۔

کونسی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں

عرض کیا گیا۔ نماز عصر اور مغرب کیوں نہیں جمع ہو سکتیں۔

فرمایا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے کہہ دیا ہے کہ یہ دونوں نمازیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ دراصل اللہ تعالےٰ نے دن اور رات کی نمازوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔ اور یہ حد بندی لگا دی ہے۔ کہ نمازیں دو سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمیں شریعت کی حد بندی کو قبول کرنا چاہیئے۔ ورنہ لوگ دو کی بجائے تین نمازیں بھی جمع کر لیں گے۔ اور پھر اس سے ترقی کر کے ہفتہ بھر کی نمازیں جمع ہونی شروع ہو جائیں گی

بھولی ہوئی نماز

عرض کیا گیا۔ اگر کوئی نماز بھول جانے کی وجہ سے رہ جائے۔ تو اسے کب ادا کیا جائے۔

فرمایا۔ جب یاد آئے۔ اس وقت ادا کر لی جائے۔

سب سے اہم مسئلہ

عرض کیا گیا۔ ایک دہریہ کو کس طرح اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یقین دلایا جائے۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے وہ تازہ نشانات پیش کرنا چاہئیں۔ جو اس زمانہ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ نشانات سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ انبیاء کے ذریعے اسی لئے دنیا کی اصلاح ہوتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تازہ اور زندہ نشانات دکھاتے ہیں۔ جب انبیاء کی بعثت میں کچھ وقفہ پڑ جاتا ہے۔ تو پھر ایمان مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ تب اللہ تعالےٰ پھر ایک نیا مامور بھیج دیتا ہے۔ یوں دلائل تو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں اور بھی بہت سے ہیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ ان دلائل سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ فی الحقیقت خدا تعالےٰ موجود بھی ہے۔ اس سلسلے میں میرا ایک رسالہ بھی ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر ہے۔ اس میں بہت سے دلائل بیان کر دیئے گئے ہیں۔ درحقیقت یہ سب سے اہم مضمون ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق شک ہو۔ خواہ یہ شک قولاً ظاہر ہو یا عملاً۔ اس کے لئے باقی سب مسائل بے کار ہیں۔ پس یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ ہر احمدی کو ہستی باری تعالیٰ کے متعلق دلائل یاد رکھنے چاہئیں۔ محض دلائل تو مولوی بھی دیتے ہیں۔ لیکن ان کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ انبیاء اسی لئے آتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے یقینی اور قطعی دلائل پیش کرتے ہیں۔ میں ۱۵ - ۱۶ برس کا تھا۔ جب مجھے الہام ہوا۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ جب یہ الہام ہوا۔ اس وقت میری حیثیت ایک مقتدی کی بھی نہ تھی۔ لیکن اس میں چار اہم پیشگوئیاں تھیں۔ اول یہ کہ میں ایک جماعت کا امام بنوں گا۔ (۲) شدید مخالفت ہوگی۔ اور میرے خلاف پوری کوشش کی جائیگی۔ کہ اسے نیچا دکھایا جائے۔ (۳) لیکن باوجود اتنی مخالفت کے اللہ تعالےٰ میرے متبعین کو میرے منکرین پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ (۴) یہ غلبہ عارضی نہیں ہوگا۔ بلکہ قیامت تک رہے گا۔ اب دیکھ لو۔ یہ چاروں باتیں کس طرح حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو رہی ہیں۔ یہی وہ نشانات ہیں جو سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی ہستی کا قطعی ثبوت ہوتے ہیں۔

مرنے کے بعد روح کا جسم سے تعلق

عرض کیا گیا۔ مرنے کے بعد انسانی روح کو اپنے سابقہ جسم کے ساتھ تعلق رہتا ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ میں مرا نہیں ہوں۔ اس لئے اس کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی اس قسم کے سوالات کا کچھ فائدہ ہے۔ البتہ حدیث سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبر کے ساتھ انسانی روح کا تعلق رہتا ہے۔

لنگڑے۔ لولے اور اندھے کیوں پیدا ہوتے ہیں

عرض کیا گیا آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ خدا نے لنگڑے لولے اور اندھے انسان کیوں پیدا کئے ہیں۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے انسانوں کو اندھے اور لولے لنگڑے نہیں بنایا۔ خدا تعالیٰ نے تو قدرت کے کچھ قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔ جو شخص ان کی خلاف ورزی کرے گا۔ نقصان اٹھائیگا۔ اسمیں اچھے یا برے کا سوال ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے چھری بنائی ہے۔ جو شخص اس کا صحیح استعمال کریگا۔ فائدہ اٹھائیگا۔ اور جو برا استعمال کریگا نقصان اٹھائیگا۔ یہ تو قانون قدرت ہے۔ اگر ماں باپ کی طرف سے اس قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے بعض لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ تو بعض فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ مثلاً بعض تو اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بعض ماں باپ کے ورثہ میں ان کی بہت دولت کے مالک بھی بن جاتے ہیں۔ یہ دونو حالتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

کیا کبھی ساری دنیا تباہ ہو جائیگی

عرض کیا گیا۔ کیا کوئی ایسا وقت بھی آئیگا۔ جبکہ ساری کی ساری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

فرمایا۔ میرے نزدیک یقیناً ایسا وقت آئیگا ہے۔ اور اب تو سائنسدان بھی کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ موجودہ دنیا کا نظام ایک خاص نقطہ پر پہنچ کر آگے

کانگرس صرف ہندو احساسات کی ترجمان ہے

روزنامہ "پرتاپ" کا دلچسپ اعتراف!!

مسلمانوں کو شکایت ہے کہ کانگرس ایک ہندو جماعت ہے۔ اس کے لیڈر ہندو احساسات و جذبات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مگر کانگرسی لیڈروں کا یہ دعویٰ کہ وہ ملکی معاملات میں ہندویت کی سطح سے بالا ہو کر غور کرتے یا فیصلہ کرتے ہیں درست نہیں۔ حالات سے ناواقف عوام ہندو خیال کرتے ہیں کہ مسلمان محض ضد کے باعث ایسا کہتے ہیں لیکن روزنامہ "پرتاپ" کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی یہ شکایت سو فیصدی درست ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"کانگرس کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس کے لیڈر زیادہ تر ہندو ہیں۔ اور وہ یہ بات یاد نہیں رکھتے کہ ملکی معاملات میں وہ ہندو نہیں بلکہ ہندوستانی ہیں۔ اس احساس یا احساس کی کمی سے انہیں ہر وقت مذاق کا مضمون بننا پڑتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آج تک کبھی انہوں نے ہندو مہاسبھا سے یہ جاننے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ گورنمنٹ کی فلاں سکیم کے بارے میں ہندوؤں کے جذبات کیا ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ خود ہندو ہیں۔ اور ہندوؤں کے جذبات سے واقف ہیں۔"

(پرتاپ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

اس عبارت میں پرتاپ نے جس بات کا اعتراف کیا ہے اسی کا مسلمانوں کو شکوہ ہے یعنی یہ کہ کانگرسی لیڈر یہ بات یاد نہیں رکھتے کہ ملکی معاملات میں وہ ہندو نہیں بلکہ ہندوستانی ہیں۔ کانگرسی لیڈروں کے ذہنوں پر یہ بات غالب ہے کہ وہ خود ہندو ہیں اور ہندوؤں کے جذبات سے واقف ہیں۔ اس کا نتیجہ یہی ہے اور یہی ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ہندوؤں کے نمائندہ ہوتے۔ اور فی الواقع وہ ہندوؤں کے نمائندہ ہیں۔ اس لئے کانگرس کو ہندو کانگرس کہا جاتا ہے۔ اگر فی الواقع کانگرس ملکی جماعت ہوتی تو اس کا فرض تھا کہ مسلمانوں کو بھی مطمئن کرنے کی کوشش کرتی۔ اور ان کے جذبات و احساسات کا بھی خیال رکھتی۔

پرتاپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "کانگرسی لیڈر کانگرس سے باہر کے مسلمانوں کے جذبات جاننے کی کوشش کیوں کرتے رہتے ہیں؟" اگر یہ واقعہ ہے تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ وہ لیڈر مسلمانوں کے جذبات کو نہیں جانتے۔ وہ ہندوؤں کے جذبات کو جانتے ہیں۔ اس لئے ہندو مہاسبھا سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ہندو کانگرس اور ہندو مہاسبھا میں نام کے فرق کے سوا کوئی فرق نہیں۔ اور افسوس کہ پرتاپ کو یہ بھی ناگوار ہے کہ کانگرسی لیڈر مسلمانوں کے جذبات کو جاننے کی کوشش بھی کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ ان جذبات کو جاننے اور پھر ان کا لحاظ رکھنے میں بھی بڑا فرق ہے۔ ہاں مندرجہ عبارت کے آخری حصہ سے یہ بھی عیاں ہے کہ کانگرسی لیڈر بھی ان چند برائے نام مسلمانوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے جو کانگرس میں شامل ہیں۔ اور وہ بھی ان کو مسلمانوں کے ترجمان قرار دیتے ہیں۔ بلکہ کانگرسی لیڈروں کے نزدیک وہ

ہرکہ در کانِ نمک رفت نمک شد

کے مطابق ہندو احساسات کے ہی ترجمان ہیں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری قادیان

فرانس پر دشمن کے دوبارہ قبضہ کی صورت میں

طوائف الملوکی ۔ ڈکٹیٹرشپ ۔ یا ملک گیر کمیونزم کے خطرات

از محترم مولوی ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد فرانس

چند روز ہوئے فرانس کے چند سرکردہ سیاست دان جنرل دوگول سے ملے اور اس امر کے تفصیلی اظہار کی خواہش کی کہ آیا خود کوئی ایسی وجوہ موجود ہیں۔ جن کے ماتحت جنرل موصوف مجوزہ آئین کی اس شدت سے مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کے اس استفسار کے جواب میں جنرل دوگول نے کہا۔

"اس امر کے واضح امکانات نظر آ رہے ہیں کہ جلد ہی ایک اور جنگ ہونے والی ہے۔ جس کے دوران عین ممکن ہے کہ فرانس پر دوبارہ دشمن کا قبضہ ہو۔ اور فرانسیسی حکومت پھر ایک دفعہ مجبور ہو کہ ملک سے باہر جلاوطنی کے عالم میں حکومت قائم کرے۔"

اس خوف کے مدنظر جنرل موصوف نے اس امر کا اعادہ کیا کہ مجوزہ قوانین کے ماتحت صدر جمہوریہ کے لئے ممکن نہ ہوگا کہ وہ ایسے حالات میں فرانسیسی مقبوضات سے باہر کوئی صحیح قانونی حکومت قائم کر سکے۔ مجوزہ آئین کو ایسے الفاظ دیئے گئے ہیں جن کے ماتحت صرف اور صرف مجلس شوریٰ (اسمبلی) کوئی صحیح قانونی حکومت قائم کر سکتی ہے۔ جنرل دوگول کے نزدیک فرانس میں دوبارہ قبضہ کی صورت میں فرانسیسی مجلس شوریٰ ایک عضو بے کار ہوگی۔ اور اس کے لئے باقاعدہ کسی حکومت کا قائم کرنا مشکل اور ناممکن ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ آج ہی مجوزہ آئین میں ہم ایسی عبارت رکھ دیں۔ اور صدر جمہوریہ کو ایسے اختیارات دیدیں کہ اگر ایسے حالات کبھی پیدا ہوں تو وہ مجلس شوریٰ کے بغیر حکومت قائم کر سکے۔

کہا جاتا ہے کہ جنرل موصوف اپنے ایسے بیانات کے دوران اس شدت سے اظہار خیال کرتے ہیں کہ واقعی فرانس پر ایسے دن پھر ایک بار آنے والے ہیں۔ جبکہ فرانس پر دوبارہ دشمن کا قبضہ ہوگا۔ اور ملک سے باہر فرانسیسی حکومت کا قائم کرنا ضروری ہوگا۔

ایک اور موقعہ پر جنرل دوگول نے اس خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا اس دستور کے ماتحت بہت ممکن ہے کہ ملک میں ایک دن ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جائے۔ یا پھر طوائف الملوکی مختلف پارٹیوں کی حکومت کی صورت میں ملک میں بدنظمی کا باعث ہو۔

حال ہی میں دوگولسٹ یونین کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس پارٹی اور تنظیم کے ساتھ جنرل دوگول کا باقاعدہ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس کے قیام میں ان کا کوئی دخل ہے۔ ایک پریس کانفرنس کے دوران میں اس یونین کے ذمہ وار رکن نے بیان دیا کہ دوگولسٹ یونین گذشتہ جنگ میں تنظیم مدافعت کے اراکین کی جماعت ہے۔ جس نے اس امر کا تہیہ کیا ہے کہ وہ صرف اور صرف جمہوری نظام حکومت ملک میں قائم کرے گی۔ اور ایک مضبوط فرانسیسی حکومت کے قیام کے لئے جنگ کرے گی۔ کہا جاتا ہے کہ جنرل موصوف کے اثر و رسوخ کی وجہ سے لاکھوں فرانسیسی اس یونین کی تائید اور حمایت میں ہیں۔ یونین کو اعتماد ہے کہ یا تو مجوزہ آئین میں رائے عامہ کے لئے پیش ہونے سے قبل اصلاحات کر دی جائیں گی۔ یا استشارہ عامہ کے وقت پھر ایک بار اسے رد کر دیا جائیگا۔

(نوٹ :- فرانسیسی مجلس شوریٰ نے ۴۴۰ کی تائید اور ۱۰۶ کی مخالفت سے مجوزہ آئین کو رائے عامہ کے لئے پیش کرنے کی منظوری دی اور اب مذکورہ بالا دوسری صورت کے مطابق نتائج کا انتظار کیا جا رہا ہے)

دوگولسٹ یونین کے مذکورہ رکن نے کہا اگر یہ آئین ایک دفعہ پھر رد کر دیا گیا۔ تو اس صورت میں دوگولسٹ یونین آئندہ الیکشن میں حصہ لے گی۔ اور ایسے امیدواروں کی فہرست مرتب کرے گی۔ جو ایسے آئین کی حمایت کریں جو جنرل دوگول کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

دوگولسٹ یونین کے ایک ممبر نے کہا مجوزہ دستور و آئین ایک بہت بڑے خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔ کمیونسٹ پارٹی اسی لئے اس کی حمایت میں ہے کہ اس سے حکومت کے نظام میں اولاً پارٹی ڈکٹیٹرشپ قائم ہوگی۔ ہر وزیر حکومت اپنی پارٹی کی آواز ہوگا۔ صرف اسی کے سامنے ذمہ دار۔ اس صورت میں حکومت میں ایک سخت صیغہ انتظامیہ (Executive) نہ ہوگا جس کا نتیجہ ... کمیونسٹ پارٹی کو امید ہے کہ اگر ایک دفعہ پارٹی ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جائے۔ تو پھر جلد ہی ایک دن کمیونسٹ پارٹی کی ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جائے گی۔

یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مجوزہ آئین کے ماتحت عملاً پارٹیوں کا متناسب نمائندگی حاصل کرنا مقصود ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعینہٖ وہی خطرہ نظر آ رہا ہے۔ جس میں پہلی جنگ عظیم کے بعد ویمر آئین نے جرمن جمہوریت کو دھکیل دیا تھا۔ یعنی ڈکٹیٹرشپ۔ مجوزہ آئین میں ہر وزیر حکومت قوم اور ملک کے سامنے ذمہ دار نہیں۔ بلکہ اپنی پارٹی کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ انفرادی لحاظ سے وزراء اپنی اپنی پارٹی کی کلید ہی ہوں گے۔ اس طرح مختلف پارٹیاں حکومت کے اندر مختلف طاقت بن جائیں گے۔ اور اس راہ پر طوائف الملوکی۔ بدنظمی۔ ڈکٹیٹرشپ آخری منزل ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ فرانس کے مشرق میں اپی نال کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جنرل دوگول نے تقریر کی۔ اس اجلاس میں فرانس کے طول و عرض سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ جنرل موصوف نے مجوزہ آئین میں اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ آئین فرانسیسی قوم سے کھلم کھلا غداری ہے۔ اس سے قوم کو ہلاکت میں دھکیلا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایسے نازک وقت میں ہر فرانسیسی کا فرض ہے کہ اس کی مخالفت کرے۔ اور ووٹ کے وقت اس کے خلاف رائے دے۔ جنرل موصوف کا ذاتی طور پر ملک میں غیر معمولی اثر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملک کی اکثریت اسے ایک سچا فرانسیسی سمجھتی ہے۔ قوم کا حقیقی۔ بے لوث اور بے نفس خادم تصور کرتی ہے۔ اور ایک حصہ تو اس کی گذشتہ خدمات کے نتیجہ میں اس سے گوناں محبت کی وجہ سے اس کی اندھا دھند تقلید کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس دعویٰ کی صداقت کا صحیح علم ۱۳ اکتوبر یعنی استشارہ عامہ کے انعقاد کے موقعہ پر ہی ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدام الاحمدیہ قومی مفاد کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کی قربانی دیں

اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھ

منظم اور ترقی یافتہ اقوام کی اندرونی تنظیمیں اپنا بنیادی پروگرام اپنی قوم کے بنیادی پروگرام کی روشنی ہی میں بناتی ہیں۔ ان کا اپنا کوئی مستقل اور اپنے قومی پروگرام سے علیحدہ پروگرام نہیں ہوتا۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے کام کا پھیلاؤ انکی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا بلکہ ان کی مساعی اور ان کی جدوجہد ان کے پروگرام کے مطابق ہونی چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی ایک ایسی ہی تنظیم ہے۔ جس کی کوئی مستقل حیثیت نہیں۔ جو اپنی قومی تنظیم کا ایک جزو ہے۔ جس کا لائحہ عمل اس کا اپنا بنایا ہوا نہیں۔ ہمارے امام نے ہمارے لئے ایک پروگرام بنایا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے بنایا ہے۔ کہ اگر ہم سنجیدگی اور اخلاص سے کوشش کرینگے۔ تو ضرور اسمیں کامیاب ہوجائینگے۔ اگر ہم ناکام ہوں۔ تو قصور ہمارا ہوگا۔ کہ ہم نے پوری جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ جسقدر وقت کی ضرورت تھی اتنا وقت نہیں دیا۔ احساسات وجذبات کی جسقدر قربانی کی ضرورت تھی اسقدر قربانی نہیں کی جتنا مال ہمیں خرچ کرنا چاہیئے تھا اتنا مال ہم نے خرچ نہیں کیا۔ اپنے اجتماع ہی کو لیں۔ اس کیلئے ہزاروں روپیہ درکار ہے۔ اگر ہم اجتماع کا چندہ نہیں دیتے اور اسوجہ سے اجتماع میں بعض نقائص رہ جاتے ہیں۔ تو ہمارے سوا اور کون قصوروار ہے۔ پھر ہمارے نئے سہ سالہ پروگرام میں موٹر سکھلانے کا کام بھی شامل کیا گیا ہے۔ جسکے لئے موٹر کی بھی ضرورت ہے اور سکھلانیوالے کی بھی۔ اور یہ دونو پیسہ خرچ کئے بغیر حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ پھر اس پروگرام میں احیاء مجالس کیلئے دوروں کا پروگرام ہے۔ اور اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا جبتک کہ ہمارے پاس دورہ کرنیکے لئے باتنخواہ انسپکٹران اور انکے سفر خرچ کیلئے روپیہ نہ ہو۔ یہ تو چند مثالیں ہیں ہمارا سارا پروگرام اس نوعیت کا ہے۔ ہم بیوقوف ہونگے اگر ہم یہ کہیں کہ چونکہ ہمارے پاس روپیہ نہیں اسلئے اس پروگرام کو ترک کرکے کوئی نیا پروگرام ہم بناتے ہیں۔ پروگرام بنانا ہمارے سپرد نہیں۔ پروگرام کو کامیاب طور پر چلانا ہمارا فرض ہے۔ ہم غدار ہونگے اگر ہم یہ کہیں۔ کہ چونکہ ہم نے یہ پروگرام نہیں بنایا اس لئے اسکی کامیابی کے ہم ذمہ وار نہیں۔ ہم خدا کی جماعت کے سپاہی ہیں۔ اور امام کی ڈھال کے پیچھے ہوکر ہی ہم نے لڑنا ہے۔ اور جو اپنے اس مقام کو سمجھتا نہیں۔ اور اس سے پرے ہٹتا ہے۔ وہ کفر کے تیروں سے چھلنی ہوگا۔

پس جہاں میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اپنے نمائندے اپنے اس اجتماع میں بھجوائیں۔ وہاں میں انپر یہ بات بھی اچھی طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے اجتماع اور ہمارے پروگرام کے ہر حصہ کو کامیاب بنانے کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ چندہ مرکز میں بھجوائے نیز میں اپنے بزرگوں سے جو انصار اللہ میں شامل ہیں۔ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے کام میں دلچسپی لیں۔ اور ہماری مالی امداد فرما کر خدا کے حضور اجر پائیں۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر:۔ پچھلے چند ہفتوں سے دہلی میں لیگ کانگرس مفاہمت کے لئے جو گفت و شنید جاری تھی۔ وہ ناکام ہو گئی ہے۔ مگر اس ناکامی کے باوجود مسلم لیگ وائسرائے کی اس دعوت کی اساس پر عارضی حکومت میں شامل ہو جائے گی۔ جو انہوں نے ۲۴ر اگست کے نشری اعلان میں مسلم لیگ کو دی تھی۔

دمشق ۱۴ر اکتوبر:۔ دمشق کے قریب موگر اور قرباطین میں آثار قدیمہ کی دریافت کیلئے کھدائی ہو رہی ہے۔ اس میں تین ہزار سال قبل کا ملکہ سبا کے نہانے کا تالاب دریافت ہوا ہے۔ اس تالاب کی تہ سے گرم قطرات آبی ابھی تک باہر نکل رہے ہیں جس کی وجہ سے پانی گرم ہے۔ اس تالاب کے ارد گرد سنگ مرمر کے شہ نشین اور چبوترے بنے ہوئے ہیں۔

پیرس ۱۲ر اکتوبر:۔ امن کانفرنس نے رومانیہ کے متعلق صلحنامہ کو پاس کر دیا۔ یہ دوسرا صلح نامہ ہے۔ جو امن کانفرنس نے پاس کیا۔ اٹلی سے صلح نامہ پاس ہو چکا ہے۔

لاہور ۱۳ر اکتوبر:۔ گورنر نے عبد الغفور قمر کو پارلیمنٹری سیکرٹری و جنرل مقرر کر دیا ہے۔

لاہور ۱۱ر اکتوبر:۔ حکومت پنجاب کے جریدہ سرکاری کی تازہ اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب نے مزید ۳۲ اصحاب کو پانچ سال تک انتخاب میں حصہ لینے یا حق رائے دہندگی کے استعمال کے نااہل قرار دیدیا ہے۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی کے عام انتخابات میں حصہ لیا۔ مگر انتخابی قواعد کے مطابق اپنے انتخابی اخراجات کا گوشوارہ پیش نہ کیا۔ ان میں صاحبزادہ فیض الحسن احراری اور سید حبیب بھی شامل ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ر اکتوبر:۔ عبوری حکومت کے زیر اہتمام ہندوستانی صوبوں کے وزراء نظام کی سب سے پہلی کانفرنس نئی دہلی میں ۱۲ اکتوبر کو انعقاد پذیر ہوگی۔ اس کانفرنس میں صوبوں کے نظم و نسق کے متعلق اہم مسائل زیر بحث آئینگے۔

لاہور ۱۲ر اکتوبر:۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم ہز ایکسیلینسی سردار محمد ہاشم خان آج فرنٹیر میل میں پشاور سے لاہور وارد ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر گورنر پنجاب کے ملٹری سیکرٹری اور دیگر اعلیٰ سرکاری حکام نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ہز ایکسیلینسی سردار محمد ہاشم خان۔ زیارت بیت اللہ شریف کے لئے حجاز مقدس جا رہے ہیں۔

مدراس ۱۲ر اکتوبر:۔ برازیل سے ۵۳۰۰ ٹن چاول لے کر ایک جہاز کل مدراس بندرگاہ پر پہنچا۔ یہ چاول صوبہ مدراس میں تقسیم کئے جائیں گے۔

میرٹھ ۱۲ر اکتوبر:۔ کانگرس سیشن کے موقعہ پر مسافروں کے آنے جانے کیلئے ریلوے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ یو۔پی و دیگر مقامات سے میرٹھ تک بہت سی سپیشل ٹرینیں چلائی جائیں گی۔ مسافروں کیلئے ضروری مقامات پر مسافر خانے بھی بنائے جائیں گے۔ میرٹھ سٹی اور کنٹونمنٹ کے سٹیشنوں پر لاؤڈ سپیکر لگائے جائیں گے۔ سپیشل ٹرینوں کے آنے جانے اور دیگر ضروری اطلاعات لوگوں کو بہم پہنچائیں گے۔

سوا ۱۲ر اکتوبر:۔ جزیرہ ٹانگن میں آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑا ہے۔ آگ اگلنی شروع ہو جانے اور زبردست زلزلوں کی وجہ سے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جزیرہ کو خالی کر دیا جائے۔ اور اس کے تمام افراد کو جن کی تعداد ۱۳۰۰ کے قریب ہے وادان جزیرہ میں پہنچا دیا جائے۔

سرینگر ۱۲ر اکتوبر:۔ یہاں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے جس کی وجہ سے آج صبح تک ہیضہ کے ۴۱ کیس ہوئے جن میں سے ۲۶ آدمی ہلاک ہو گئے۔ جموں سے بھی ہیضہ کے ایپیڈیمک کی اطلاع ملی ہے۔ وہاں ۱۷ آدمی ہلاک ہوئے۔

گوہاٹی (آسام) ۱۲ر اکتوبر:۔ سیلابوں کی وجہ سے ۱۲۰ گاؤں زیر آب ہیں۔ ان دیہات کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہے۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سب جج صاحب بہادر پسرور ضلع سیالکوٹ

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۶۰؎ لال الدین ولد فجو قوم جٹ سکنہ کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور بنام فضل وغیرہ

درخواست ڈگری دعویٰ

لال الدین ولد فجو قوم جٹ سکنہ کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور بنام غلام قادر ولد جہنڈ قوم جٹ سکنہ گھوڈیاں گھرمالاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ غلام قادر مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام قادر مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام قادر مذکور تاریخ ۱۲؍۱۱؍۴۶ کو مقام پسرور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۱۱؍۱۰؍۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اعلان نکاح مسماۃ فرخندہ اختر بنت جناب ملک عبد اللہ خان صاحب حکیم بھٹانیدار نغیر پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ امین آباد کا نکاح مورخہ ستائیس اگست ۱۹۴۶ء کو ملک عبد الحی صاحب ولد ملک علی بخش صاحب سکنہ قادیان کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی شیر علی صاحب مدظلہ العالی نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے:۔

خاکسار رنجیدہ دی، محمد نذیر ترجمان احمدی امین آباد ضلع گوجرانوالہ

علاقے سحر کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اور متعدد مویشی بھی نقمہ اجل ہو گئے ہیں۔ عوام الناس ریل کی لائن پر پناہ لے رہے ہیں۔ جو اردگرد کی زمین سے اونچی ہے۔

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ ایک ماہ کے عرصہ کے اندر اندر جبکہ پانچ نئے روزانہ اخبارات شائع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ لاہور روزانہ اخبارات کی تعداد کے اعتبار سے ہندوستان کا دوسرے درجہ کا شہر ہو جائے گا۔ اس وقت تعداد کے اعتبار سے اولیت کا سہرا کلکتہ کے سر ہے جہاں سے مختلف زبانوں کے ۳۲ روزنامے شائع ہوتے ہیں۔ اور دوسرے درجے پر بمبئی کا ہے جہاں سے مختلف زبانوں کے ۲۱ روزنامے شائع ہو رہے ہیں۔ لاہور تیسرے درجے پر ہے۔ جہاں سے آجکل مختلف زبانوں کے ۱۹ روزنامے باقاعدہ شائع ہو رہے ہیں۔ پانچ نئے روزناموں میں سے "پاکستان ٹائمز" انگریزی کا۔ اور باقی چار پاکستان۔ نوم زم۔ سندے مارٹم اور رنجیت اردو زبان کے اخبار بہت جلد جاری ہو جائیں گے

بنگلور ۱۲ اکتوبر۔ کل یہاں فساد ہو گیا۔ چھرے گھونپنے کی وارداتوں اور مسلح حملوں سے چھ اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ بلوائیوں نے خوفناک ہتھیار استعمال کئے۔

سلیم مدراس ۱۲ اکتوبر۔ یہاں ۹ اکتوبر کو فسادات کی وجہ سے پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ شہر اور مضافات میں تشدد کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ اسی روز سے کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ آج بنگال کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت ہند نے پٹ سن کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے بنگال وزارت اس کا مقابلہ کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ اگر مسلم لیگ عارضی گورنمنٹ میں شریک ہو گئی تب بھی موجودہ پالیسی کا مقابلہ کیا جائے گا۔ کیونکہ بنگال کے کاشتکاروں کا مفاد یہی ہے کچھ بھی ہو پٹ سن پیدا کرنے والوں کو کچلنے کا موقعہ نہیں دیا جا سکتا انہیں اپنی محنت کا پھل ملنا چاہئے۔ میں بنگال کے کاشتکاروں کو مشورہ دوں گا کہ جب تک حکومت ہند کی پالیسی تبدیل نہ ہو۔ تب تک وہ اپنا پٹ سن کسی کے ہاتھ فروخت نہ کریں۔ میں اس سلسلہ میں ضروری ذرائع پر غور کر رہا ہوں۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ آج گیارہ بجے دوپہر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے اخبارات کے نمائندوں کو بتایا کہ آجکل مسلم لیگ اور کانگرس میں جو گفتگو ہو رہی ہے اس کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے آخری فیصلہ کر دیا ہے جو دوسرے کو پہنچا دیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ابھی دہلی میں ہی ٹھہریں۔ مگر ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی اگلی تاریخ ابھی مقرر نہیں کی گئی

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر پٹیل نے اپنے ایک بیان میں اخبارات اور گورنمنٹ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ پریس کی آزادی کا گورنمنٹ احترام کرتی ہے۔ اور پریس کو مدد دینا بھی ضروری سمجھتی ہے۔ آج کل جس کٹھن زمانہ میں سے ہم گذر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ اس میں ملک کا انتظام چلانے کے لئے اخبارات حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے۔ اس سلسلہ میں مسٹر پٹیل نے یہ بھی کہا۔ کہ پریس کے موجودہ قانون میں تبدیلی کر کے اسے آزاد ملکوں کے پریس کی طرح بنانے کا انتظام کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ بہار گورنمنٹ نے ایک بار کمشنر سے کہا ہے۔ کہ صوبہ میں شراب بندی کے لئے ایک سکیم بنائے۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ نے صدر ٹرومین کو فلسطین میں یہودیوں کو بسانے کے متعلق ان کے بیان کے خلاف جو نوٹ بھیجا تھا۔ اسے ٹرومین نے مسترد کر دیا ہے۔ اور یہودیوں کو فوراً آباد کرنے کے پروگرام کو دہرایا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی وزارت ٹرومین کے خط پر غور کرے گی۔

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ مسٹر دیامن قریشی سپیشل مجسٹریٹ ریلوے نے پولیس اور ٹکٹ کلکٹروں کی بہت بھاری جمعیت کے ہمراہ اٹاری ریلوے اسٹیشن پر چھاپہ مارا۔ تقریباً ۵۰۰ اشخاص جو بغیر ٹکٹ سفر کر رہے تھے جرمانہ وغیرہ کی سزا دی گئی جرمانہ ہونے والے اشخاص میں گیانی پنڈت مولوی بیوپاری اور طالب علم وغیرہ تھے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر اپنی امریکی بیوی کے ہمراہ کل رات برطانیہ پہنچ گئے ہیں وہ وہاں کی بندرگاہ سے آپ فی الفور سنگڈیم کو روانہ ہو گئے۔ یہ مقام برکشائر میں واقع ہے